قادیانیوں نے مقبوضہ کشمیر کو اپنی آماجگاہ بنانے کا فیصلہ کرلیا

حافظ شفیق الرحمٰن

فارن آفس--- قادیانی فارم

مرزا سلمان بیگ کا تعلق بینکا چیمہ ضلع گوجرانوالہ سے ہے۔ آج سے ۲۱ سال پہلے وہ کنیڈا آئے اور یہیں اپنی دیانت' ریاضت اور محنت سے سیاسی و سماجی اور کاروباری سطح پر مقام بلند حاصل کیا' آج وہ فرینڈز آف کشمیر نامی تنظیم کے روح رواں ہیں اور پاکستان مسلم لیگ کنیڈا کے صدر اور چیف آرگنائزر بھی ہیں۔

گزشتہ دنوں اپنی کم سن بیٹی عائشہ کی تدفین کے سلسلہ میں وہ پاکستان تشریف لائے اور اپنی لخت جگر کو اس کی وصیت کے مطابق وطن عزیز کی پاک مٹی میں اپنی دادای کی قبر کی ہمسائیگی اور قربت دی۔

۵ فروری کو کشمیری عوام کی عظیم جدوجہد سے یکجہتی کے اظہار کے لیے مسلم لیگ ہاؤس میں ایک جلسہ ہوا اور اس عظیم الشان جلسہ سے خطاب کرکے مرزا سلیمان بیگ نے سامعین کے دل موہ لیے/اور بتلایا کہ کشمیری عوام کی جدوجہد آزادی کو قادیانی غیر محسوس انداز میں خفیہ طریق واردات استعمال کرکے ناقابل تلافی نقصان پہنچانے اور سبوتاژ کرنے کے درپے ہیں--- اسی حوالہ سے نمائندہ "چٹان" کے ساتھ مرزا سلمان بیگ نے گفتگو کرتے ہوئے مسئلہ کشمیر اور دیگر مسائل پر اظہار خیال کیا۔

س: کیا بیرونی ممالک میں مقیم روشن خیال پاکستانی بھی عورت کی سربراہی کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھتے؟

ج: پہلی بات تو یہ ہے کہ امریکہ اور کینیڈا میں مقیم پاکستانی اپنا تشخص صرف اور صرف اسلام ہی کو سمجھتے ہیں۔ یہ تو یہودی طرز فکر اور ملحدانہ سوچ رکھنے والے لوگوں نے بے دین اور دین سے بیزار لوگوں کے لیے "ترقی پسندی" اور "روشن خیالی" کی نام نہاد اصطلاحوں کو مہلک وباء کی طرح عام کر رکھا ہے۔ وہ شخص جو اللہ اور اس کے پاک رسول ﷺ کے احکامات اور فرمودات کا تمسخر اڑاتا ہے۔ میرے نزدیک تو وہ انسانیت کے مقامِ بلند سے گر کر حیوانات کی سطح پر آجاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو میں تو "روشن خیال درندے" اور "ترقی پسند جانور" سمجھتا ہوں۔ کینیڈا میں مقیم مسلمان بحمد للہ پکے اور سچے مسلمان ہیں۔ وہ تو یہ کہتے ہیں کہ پاکستان کے علماء کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ عورت کی سربراہی کے خلاف کسی قسم کی کوئی دینی تحریک شروع نہیں کرتے۔

میرے جیسے پاکستانی عورت کی سربراہی کے اس لیے خلاف ہیں کہ جب کسی اسلامی ریاست کی سربراہ عورت ہوگی تو اسے اپنے فرائض منصبی نبھانے کے لیے یقیناً غیر ملکی حکمرانوں سے روابط بڑھانا پڑیں گے۔ روابط کو مضبوط تر بنانے کے لیے غیر محرم مرد حکمران کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر، مذاکرات اور گفت و شنید کرنا پڑے گی۔ آپ صرف اتنا بتا دیجئے کہ کیا قرآن کسی بھی عورت کو یہ اجازت دیتا ہے کہ وہ کسی غیر محرم کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرے۔ قرآن کا تو واضح حکم عورتوں کے لیے یہ ہے کہ وہ اپنی آنکھیں اور نگاہیں جھکا کر رکھیں۔ شاید اسی کو غض بصر کہتے ہیں۔ اب کسی خاتون حکمران نے قرآن کے اس حکم کی تعمیل کرتے ہوئے آنکھیں نیچی کر کے اور پلکیں جھکا کر مذاکرات کرنے کی کوشش کی تو جہاں اس کی آنکھیں جھکیں، نفسیاتی سطح پر مقابل فریق آپ پر چھا گیا۔ عورت کی سربراہی سے آپ کے معاملات کی حیثیت (Sub-missive اور passive) ہو جاتی ہے اور کوئی عورت غیر محرم مرد کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرتی ہے تو اسلامی اخلاقیاتی نکتہ نظر سے اس کے اس عمل کو شریفانہ نہیں سمجھا جاتا۔

اب وہ مولانا صاحبان جو ایک نامحرم عورت سے خفیہ مذاکرات کرتے ہوئے بے باکانہ گفتگو کرتے ہیں۔ ان کی عقل پر مجھے ایسے عام مسلمان کو رونا آتا ہے۔ غیر محرم عورت سے تنہائی میں کمرہ میٹنگز کرنے والے مولانا صاحبان صرف نام کے مولانا ہیں۔ میری رائے تو یہ ہے کہ ان لوگوں کو اسلام کی مبادیات اور اس کی A.B.C (ابجد) کا بھی علم نہیں۔

س: کنیڈا میں مقیم پاکستانی تحریک حریت کشمیر کے حوالے سے اپنے جذبات واحساسات کا کس طرح اظہار کرتے ہیں؟

ج: مقبوضہ کشمیر کے مجاہدین آزادی کی اس دلیرانہ تحریک کا سہرا جنرل ضیاء الحق مرحوم کے سر ہے۔ انہوں نے ہی داخلی وخارجی سطح پر اس تحریک کی اہمیت کو محسوس کروایا تھا یا آج مقبوضہ کشمیر میں چلنے والی تحریک کی کامیابی کا کریڈٹ غیر ممالک' امریکہ' برطانیہ اور کنیڈا میں مقیم پاکستانیوں کو جاتا ہے کہ انہوں نے اس تحریک کے لیے ان ممالک کے جمہوری پارلیمانی اداروں کے ممبران اور اراکین سے انفرادی واجتماعی ملاقاتیں کرکے اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ اپنے ممالک کے قانون ساز اور آئین ساز اداروں میں کشمیر کے مسئلہ پر بات کریں۔ خارجی سطح پر سیاسی وسماجی اور مختلف پلیٹ فارموں' پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے مسئلہ کشمیر کو ان ممالک میں مقیم پردیسی پاکستانیوں نے زندہ رکھا ہے۔ تحریک حریت کشمیر کے یہ بے نام اور گمنام سپاہی اپنی ان عظیم' تاریخ ساز' انمٹ اور ناقابل فراموش خدمات کا صلہ کسی سے نہیں مانگتے بلکہ اس کے برعکس وہ اپنی مسلمان بہنوں' بھائیوں اور بیٹیوں کی خاطر ہندو ایجنٹوں اور حکومت کے کسی بھی جارحانہ ہتھکنڈے کو خاطر میں نہیں لاتے۔

س: کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں ہمارے سفارت خانے کوئی بھرپور کردار ادا نہیں کرتے؟

ج: تمام سفارت کاروں کی تو میں بات نہیں کرتا۔ ان میں سے کچھ سرگرم عمل رہنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن ہوتا یوں ہے کہ ان ممالک میں بے نظیر دور ۱۹۸۸ء سے وزارت خارجہ قادیانی افسروں کو بھیج دیتی ہے۔ یہ قادیانی عملہ گڑبڑ کرتا ہے۔ آپ

کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ سر ظفراللہ کے زمانہ سے وزارت خارجہ قادیانیوں کے نرغے میں رہی ہے۔ موصوف اپنی وزارت خارجہ کے دور میں فارن آفس میں قادیانیوں کی ایسی پنیری لگا گئے کہ اب فارن آفس قادیانیوں کا آفس بن چکا ہے۔ بے شمار افریقی ممالک کے سفارت کار قادیانی مشنری نکتہ نظر سے وہاں تعیناتی پر اصرار کرتے ہیں۔ امریکہ' برطانیہ' سیکنڈے نیوین ممالک اور کینیڈا کے پاکستانی سفارت خانوں کے کسی نہ کسی کلیدی عہدے پر کوئی نہ کوئی Rigid قادیانی تعینات کر کے ضرور بھیجا جاتا ہے۔ اس معاملہ میں بھی' میں حکومت پاکستان سے اپیل کروں گا کہ وہ سختی سے نوٹس لے اور فارن آفس میں ایک میجر آپریشن کلین اپ کر کے قادیانی افسروں کو فارغ کر کے ربوہ' قادیان' یا تل ابیب روانہ کر دیا جائے۔ یہاں کینیڈا میں ایک عرصہ تک ڈپٹی ہائی کمشنر احمد کمال رہے۔ موصوف قادیانی ہیں اور یہاں مقیم قادیانیوں کے معاملات میں وہ گہری دلچسپی لیتے تھے۔ ان کے "جماعت خانوں" کے اجتماعات میں بھی شریک ہوتے تھے۔

س: کیا غیر ممالک میں مقیم قادیانی وطن دشمن سرگرمیوں میں مصروف رہتے ہیں؟

ج: میری رائے تو یہ ہے کہ وہ شخص قادیانی ہی نہیں جو پاکستان کا دشمن نہ ہو۔ پاکستان کو بین الاقوامی سطح پر جتنا بھی نقصان پہنچا وہ قادیانیوں نے پہنچایا۔ بنیادی انسانی حقوق کی پامالی کا رونا روتے ہوئے' وہاں کے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے انہوں نے مظالم کی خود ساختہ کہانیاں سنائیں اور شائع کروائیں۔ ان تمام کا مقصد پاکستان کے چہرے کو مسخ کرنا تھا۔۔ وہاں وہ باقاعدہ T.V پروگرامز خرید کر پاکستان کے خلاف محسوس اور غیر محسوس انداز سے پراپیگنڈہ کرتے ہیں۔ ہانگ کانگ کے ٹی وی نشریاتی سلسلے Staz T.V سے مرزا طاہر احمد کے Scrmon جب ٹیلی کاسٹ ہوتے ہیں تو موصوف اپنے ان ٹیلی مواصلاتی بھاشنوں اور بھجنوں میں پاکستان کی کردار کشی کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ وہ موقع بے موقع' جا و بے جا ہر پروگرام میں اعلانیہ حکومت پاکستان' علماء کرام اور پاکستان عوام کو رگیدتے ہیں۔ قادیانیوں کا فری میسن لاج پورے یورپ' امریکہ اور کینیڈا میں اپنے "امام" کی ان نشریات کو Communicate کروانے کا اہتمام و انصرام کرتا ہے۔ اس کے

لیے وہ سالانہ کروڑوں ڈالرز کا خطیر سرمایہ صرف کرتے ہیں۔ بر سبیل تذکرہ میں یہاں پر یہ بھی بتاتا چلوں کہ اپریل ۹۳ء میں جب میاں نواز شریف کے خلاف قادیانی سازش کامیاب ہوئی تو ونٹو صاحب جو اس سازش کے سرخیل تھے۔ انہوں نے مرکز کے خلاف ہانگ کانگ کے اسی ٹی وی چینل کے پروگرام Hire کرنے کا اعلان کیا تھا تاکہ یہاں کے عوام کو مرزا طاہر کے فرمودات سے مستفید کیا جاسکے۔

س: آپ نے میاں نواز شریف حکومت کے خلاف غلام اسحٰق خان کے آمرانہ اقدامات کو قادیانی سازش کیسے قرار دیا ہے؟

ج: میاں نواز کی حکومت کی برطرفی کے موقع پر میاں نواز شریف کے خلاف ان کے اپنے دوستوں کے حلقے میں' پنجاب میں جس شخص نے سب سے پہلے اعلان بغاوت کیا' وہ کون تھا؟ کیا ان صاحب کے خلاف قادیانی ہونے کا الزام عائد نہیں کیا تھا؟ کیا یہ صاحب انکار کرسکتے ہیں کہ ان کے والدین قادیانی نہیں ہیں۔ "کیا وہ اس بات سے بھی انکار کریں گے کہ ان کے بیوی اور بچے قادیانی نہیں ہیں؟ کیا وہ یہ بتانا پسند کریں گے کہ ان کے بچوں کی شادی جس عمر خان کی اولاد سے ہو رہی ہے' وہ قادیانی نہیں؟ کیا آج L.D.A کا ڈائریکٹر جنرل قادیانی نہیں ہے؟ کیا خالد عمر اور عمر خان قادیانی نہیں؟

آج پنجاب میں افسروں کے تبادلوں کی ہدایات ربوہ ہیڈ کوارٹر سے کیوں آرہی ہیں؟ چیف منسٹر ہاؤس میں مارچ ۱۹۹۳ء سے پہلے' ربوہ سے آنے والی ٹیلی فون کالوں کا دباؤ اتنا زیادہ کیوں نہیں تھا؟ اور آج کیوں ہے؟ صاف ظاہر ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ پنجاب آج قادیانیوں کے نرغے میں ہے۔۔۔

سرگودھا روڈ پر آج قادیانیوں کی جرات کا یہ حال ہے کہ انہوں نے "قادیان" کے نام سے اپنے گاؤں آباد کر رکھے ہیں۔ اگر آپ کو جی ٹی روڈ پر گوجرانوالہ کی طرف جانے کا اتفاق ہو تو وہاں بھی راستے میں آپ کو اسی نام کا ایک گاؤں دکھائی دے گا۔ جس کا بورڈ میں نے خود اپنی آنکھوں سے گزشتہ دنوں دیکھا ہے' قادیانیوں کے اداروں کی طرف سے شائع ہونے والے جرائد و رسائل کا انداز نگارش اور طرز فکر' ماضی کے گزشتہ ۴۳ سالوں کی بہ نسبت' مسلمانوں کے خلاف آج زیادہ

جارحانہ ہے۔

میاں نواز کی برطرفی کے فوری بعد بیرونی ممالک میں مقیم قادیانیوں نے اپنے اپنے مرکز میں خوشیاں منانے کے لیے جشن چراغاں اور تقاریب کا اہتمام کیوں کیا؟ میاں نواز کو اکتوبر ۹۳ء کے جبری انتخابات میں ناکام بنانے کی کوشش کرنے والے معین قریشی کو پاکستان میں اپنے ساتھ لانے والا ایم۔ ایم احمد کون ہے؟ کیا ایم ایم احمد مرزا غلام احمد قادیانی کے اپنے خاندان سے تعلق نہیں رکھتا؟ غلام اسحٰق خان کے ایوان صدر کی تمام باگ ڈور قادیانی مافیا کے ہاتھ میں تھی اور غلام اسحٰق خان قادیانی مافیا کے ہاتھ میں ایک کٹھ پتلی کا کردار ادا کر رہا تھا۔

آج پنجاب میں کیا ہو رہا ہے؟ آپ کے اپنے شہر لاہور میں کس طرح غیرت مند مسلمان طالب علموں کو 'قادیانیوں کے خلاف' تنازعات کی زد میں آکر مرجانے والے مقتولوں کے 'جھوٹے قتل کے پرچوں میں ملوث کیا جارہا ہے؟ اگر پنجاب کی حکومت قادیانیوں کے حصار سے باہر ہے تو وہ علامہ اقبال میڈیکل کالج کے ان بے گناہ طالب علموں پر قائم کیے گئے جھوٹے مقدمات کو ختم کیوں نہیں کرتی؟

مجھے تو خدشہ ہے کہ اے یو سٹیم کو ایل۔ ڈی اے کا ڈائریکٹر جنرل بنایا ہی اس لیے گیا ہے تاکہ لاہور کی نئی توسیعی ہاؤسنگ سکیموں اور ٹاؤنوں میں صرف قادیانیوں کو پلاٹ الاٹ کیے جائیں ایل ڈی اے میں اب کون پوچھنے والا ہوگا۔ ڈائریکٹر جنرل قادیانی' وائس چیئرمین قادیانی' یہ تو وہی بات ہوئی کہ ---سیاں بھئے کوتوال ڈر کاہے کا۔

س: جن اصحاب کی آپ نے نشاندہی کی ہے وہ تو اپنے قادیانی ہونے کی تردید کرتے ہیں؟

ج: قادیانیوں کی تردید کا یہ انداز رہا ہے کہ وہ برملا کہتے ہیں کہ ہم قادیانی نہیں ہیں۔ یہ تردید جغرافیائی زمینی رشتے کے حوالے سے ہوتی ہے کہ وہ قادیان کے رہنے والے نہیں۔ ان کے پاس قادیان کی شہریت کو ظاہر کرنے والے کوائف اور دستاویزات نہیں ہیں۔ میں نے تو وٹو صاحب کا' وزیر اعلیٰ قرار دیے جانے کے بعد "نوائے وقت" میں شائع ہونے والا نعیم مصطفیٰ کا انٹرویو پڑھا تھا۔ نمائندہ "نوائے وقت" کے باربار کے پرزور اصرار کے باوجود انہوں نے مرزا غلام احمد پر لعنت نہیں بھیجی

تھی۔ میں تو اس سلسلہ میں صرف اخباری تردیدی بیانوں کا قائل نہیں ہوں۔ جو شخص بھی قادیانی نہیں ہے' اسے کوئی عذر مانع نہیں ہونا کہ وہ اپنے بارے میں عقیدے کی سطح پر چھائی ہوئی شکوک و شبہات کی دھند کو دور کرنے کے لیے ختم نبوت کے قلعے پر شبخون مارنے والے جعلی نبی پر بر سرعام لعنت بھیجے۔ ایل ڈی اے کا ڈی جی ہو یا وائس چیئرمین یا کوئی اور' اگر ان کا قادیانی مافیا سے کوئی تعلق نہیں تو وہ آئیں اور بادشاہی مسجد میں آکر' فقیہہ شہر اور عوام کے روبرو مرزا غلام احمد پر لعنت بھیجیں اور اپنی اولاد کو بھی ساتھ لائیں۔۔۔ خود کو مسلمان ظاہر کرنے کے لیے کرائے کے بیان بازوں کے بیانات کافی نہیں ہوں گے۔۔۔ اگر قادیانی مافیا سے منسلکہ "نامزد" قادیانی افسران اور دیگر شخصیات بادشاہی مسجد میں' اپنی اولاد سمیت آکر مرزا غلام احمد کو لعنتی قرار دے دیں تو میں انہیں اپنی جیب خاص اور ذاتی خرچ سے کینیڈا کے سیاحتی دورے کی دعوت دوں گا۔

س: کینیڈا میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کا کیا حال ہے؟

ج: برطانیہ' امریکہ' کینیڈا اور دیگر یورپی ممالک میں قادیانی یہودیوں کے سرمائے کے زور پر مختلف حیلوں بہانوں سے اپنے پیغام کو پھیلانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ بحمد للہ! ان ممالک میں ہمارے جیسے مسلمان بھی موجود ہیں جو شمع ختم نبوت کے پروانے ہیں جو ان کا مکمل طور پر محاسبہ کرتے ہیں۔ یہاں انہوں نے' ٹورانٹو میں مسجد نبوی کے ماڈل پر ٦ ملین ڈالر سے اپنا جماعت خانہ بنا رکھا ہے۔ جسے وہ عام مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لیے مسجد ہی کا نام دیتے ہیں۔

کینیڈا میں مقبوضہ کشمیر کے کچھ ڈاکٹرز ہیں جو قادیانی ہیں جو یہاں کشمیر کی تحریک آزادی کے حوالے سے ابلاغ عامہ کے ذرائع کو اس پراپیگنڈہ کے ذریعہ گمراہ کرتے ہیں کہ کشمیر کے لوگ صرف آزادی چاہتے ہیں۔ وہ پاکستان کے ساتھ الحاق نہیں چاہتے۔

بھارت کے دوسرے صوبوں اور شہروں سے مسلمانوں جیسے نام رکھنے والی جو بھارتی مخلوق' امریکہ' یورپ اور کینیڈا میں موجود ہے' ان میں سے ٩٠% قادیانی ہیں۔ میں آپ کو یہاں پر یہ بھی حیران کن بات بتاتا چلوں کہ انڈین سول سروس کے ذریعے اسامیوں پر مسلمانوں کے ناموں سے تعینات ہونے والے افسران ٨٨% قادیانی ہیں۔ ان کے نام

چونکہ مسلمانوں کے ناموں سے ملتے جلتے ہیں۔ اس لیے وہ اسلام اور مسلمانوں کے لبادے میں بھارت کے سیکولر اور نیشنلسٹ خیالات کی تبلیغ کرکے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بھارت کے صدر فخرالدین علی احمد بھی اسی فرقے سے تعلق رکھتے تھے۔

ابھی میں نے انڈی پینڈنٹ کشمیر کی موومنٹ کا ذکر کیا تھا۔ اس موومنٹ کے پرچارک مقبوضہ کشمیر کے قادیانی ہیں اور ان کے پس پشت امریکہ کا ہاتھ ہے۔ قادیانی اس تحریک کے لیے اس لیے سرگرم عمل ہیں کہ ان کے خلیفہ مرزا بشیرالدین محمود نے یہ بڑ ہانکی تھی کہ کشمیر جب بھی فتح اور آزاد ہوگا وہ قادیانی جرنیلوں کے ہاتھوں فتح اور آزاد ہوگا۔ یہاں پر جملہ معترضہ کے طور پر میں یہ عرض کروں کہ پاکستان میں بھی افواج کے اندر جہاں بھی قادیانی افسران موجود ہیں۔ وہ مسئلہ کشمیر کے حوالے سے ہمیشہ Touchy اور Energetic ہوتے ہیں۔ اس کی واحد وجہ اپنے نام نہاد شیطانی خلیفہ کی پیشگوئی کو پورا کرنے اور سچ کر دکھانے کا جنون ہے۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ قادیانیوں کو یہ تو معلوم ہے کہ برصغیر میں موجود ممالک میں ان کے مذموم عزائم کی کھلے بندوں تکمیل کی رتی بھر بھی گنجائش نہ ہے۔ قادیانی پاکستان کے باغی ہیں۔ خان حبیب اللہ خان سابق والی افغانستان کے مجاہدانہ نعرہ مستانہ کی وجہ سے وہ افغانستان کو بھی اپنا ملجا و ماویٰ نہیں بنا سکے۔۔۔ بنگلہ دیش میں ان کے خلاف پہلے ہی سے شدید نفرت کا الاؤ دہک رہا ہے۔۔۔ وسط ایشاء کی نو آزاد مسلم ریاستوں میں جہاد افغانستان کے مثبت اثرات کے تحت قادیانیت کی تبلیغ کے راستے مسدود ہیں۔۔۔ البتہ وہ اس خطے اور منطقے میں کشمیر پر نگاہیں لگائے ہوئے ہیں کہ یہ ملک اگر مکمل طور پر آزاد ہو تو شاید یہ ان کی پناہ گاہ بن سکے۔ اگر کشمیر کا الحاق پاکستان کے ساتھ ہو گیا تو ان کے تمام سہانے سپنے ٹوٹ جائیں گے اور ان کے مذموم ارادے خاک میں مل کر ملیا میٹ ہو جائیں گے۔

کشمیر کے مسئلہ پر قادیانیوں کے فکر مند ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مرزا غلام احمد چونکہ صعود مسیح کے قائل نہ تھے۔ بلکہ وہ نعوذ باللہ مرگ مسیح کے قائل تھے۔ ان کا یہ کہنا تھا کہ نعوذ باللہ مسیح کی قبر کشمیر میں ہے۔۔۔ اب قادیانی یہ چاہتے ہیں کہ کشمیر کی تحریک کو ہاتھ میں لے کر ان کے عواقب و نتائج پر وہ حاوی ہو جائیں اور کل کلاں جب مقبوضہ کشمیر

ان کی خواہش کے مطابق مکمل طور پر ایک الگ علیحدہ آزاد ریاست بن جائے تو وہ کسی قبر کی طرف نشاندہی کر کے یہ کہہ سکیں کہ --- یہ دیکھو! --- نعوذ باللہ مرزا کا کہنا سچ ثابت ہوا اور کشمیر کی پہاڑیوں میں مسیح کی قبر دریافت ہو گئی۔ قبر کی یہ دریافت مرزا کے "الہام" پر مہر تصدیق کے طور پر پیش کی جائے گی۔

ٹورانٹو میں خلیفہ منان نامی ایک قادیانی نے کشمیر کے ایشو پر پمفلٹ تقسیم کیے اور یہ پمفلٹ یہاں کی مساجد میں تقسیم کرنے کی بھی کوشش کی۔ وہ تو یہاں مقیم قیوم قریشی کی مہربانی سے ان پمفلٹوں کی تقسیم کے عمل کو روک دیا گیا۔ اس کتابچے میں خلیفہ منان نے حکومت پاکستان کو بے نقط سنائی تھیں۔ لب لباب یہ تاثر دینا تھا کہ مقبوضہ کشمیر کی تحریک حریت میں پاکستان بے جا مداخلت کر رہا ہے۔ ستم ظریفی دیکھیے کہ موصوف حکومت پاکستان کے پینشن یافتہ ہیں اور پاکستان کو گالیاں بھی دیتے ہیں اور تمام سہولیات سے فائدہ بھی اٹھاتے ہیں --- یہی خلیفہ منان صاحب جو کہ معروف قادیانی ہیں۔ جب بھارت جاتے ہیں تو دہلی میں غاصب 'کشمیر' قاتل کشمیر مہاراجہ ہری سنگھ کے بیٹے راجہ کرن کی کوٹھی میں معزز مہمان کی حیثیت سے ٹھہرتے ہیں۔ میں سوال کرتا ہوں کہ پاکستان کو گالیاں دینے کی سزا یہی ہے کہ ایسے وطن دشمنوں کو وطن سے دور پنشن کی خطیر رقم باقاعدگی سے ادا کی جاتی رہے؟

ہم سب جانتے ہیں کہ وہ پاکستانی جو ہندوستان کے سیاحتی دورے پر جاتے ہیں' ان کا کشمیر میں داخلہ مکمل طور پر بند ہوتا ہے۔ پاکستانی پاسپورٹ رکھنے والے سیاحوں کو وہ وادی کشمیر کے قریب بھی نہیں پھٹکنے دیتے' ماسوائے قادیانی پاکستانیوں کے۔ وہ قادیانی جو پاکستانی ویزا پر بھارت جاتے ہیں انہیں خصوصی طور پر کشمیر لے جایا جاتا ہے۔ وہاں وہ پاکستانی حکومت کے خلاف نفرت پھیلاتے ہیں اور یہ پراپیگنڈہ کرتے ہیں کہ پاکستان تو خود ٹکڑوں میں بٹنے والا ہے --- کشمیر پاکستان کے ساتھ اپنا الحاق کر کے گھاٹے کا سودا کرے گا۔

بیرونی ممالک میں آنے والے اکثر قادیانی یہاں آ کر یہی شور مچاتے ہیں کہ پاکستان میں انہیں بنیادی انسانی حقوق کے چارٹر کے مطابق ڈیل نہیں کیا جاتا۔ وہ یہاں کے پریس کے سامنے آ کر بیان بازی کرتے ہیں کہ ان کے شہری حقوق تلف اور غصب کیے جا رہے ہیں۔ باوجودیکہ وہ یہاں مکمل طور پر آزاد ہیں۔ وہاں غیر ممالک میں پاکستان کو بدنام کرنے کے لیے خودساختہ' من گھڑت' جعلی اور خانہ ساز مظالم کی کہانیاں سنا کر بین الاقوامی رائے

عامہ کو پاکستان کے خلاف کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پرسنل ترمیم کے نفاذ کے پیچھے بھی ان ممالک میں زیر زمین سیاسی سرگرمیوں میں ملوث قادیانیوں کا ہاتھ کسی نہ کسی گوشے میں ضرور موجود ہے اور آثار و قرائن کی تحقیق اور تجزیہ کے بعد آپ میری اس اطلاع اور رائے کی تصدیق کریں گے۔

امریکہ' یورپ اور کینیڈا میں مقیم قادیانیوں کی وطن دشمن سرگرمیوں کا اندازہ کرنے کا سادہ سا طریق کار یہ ہے کہ ان کی سفری دستاویزات' پاسپورٹ وغیرہ چیک کیے جائیں تو پتہ چلے گا کہ ان کے پاسپورٹوں پر اسرائیل اور بھارت کے کئی شہروں کے ویزے جاری ہوں گے۔ صاف ظاہر ہے کہ کسی مسلمان پاکستانی کو اسرائیل جانے کی نہ تو اسرائیل کی طرف سے اجازت ہے اور نہ ہی وہ خود اسرائیل کی زیارت کے لیے بے تاب ہوتے ہیں۔

(ہفت روزہ "چٹان" لاہور۔ ۱۰ مارچ ۱۹۹۴ء)